71239 ـ خاوند كى اجازت كے بغير اپنا اور خاوند كا مال اكٹھا كرنا

سوال

ميں ملازمت كرتى ہوں، اور اپنى تنخواہ سے خاوند كى لاعلمى ميں كچھ رقم جمع كر ليتى ہوں، اور گھريلو اخراجات كے ليے خاوند جو پيسے ديتا ہے اس ميں سے بھى كچھ نہ كچھ جمع كر ليتى ہوں، ميرى نيت يہ ہے كہ آئندہ مستقبل ميں ہمارے كام آئيں گے، كيا ميں اس طرح خاوند كو دھوكہ تو نہيں دے رہى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر خاوند بيوى كو گھريلو اخراجات كے ليے محدود مبلغ ديتا ہوں اور بيوى اپنى بہتر تدبير كے ليے ذريعہ اس ميں سے كچھ نہ كچھ بچا كر ركھ لے كہ آئندہ مستقبل ميں كام آئيگا، تو ايسا كرنے ميں كوئى حرج نہيں، بلكہ وہ ايسا كرنے پر شكريہ كى مستحق ہے، ليكن ايك شرط ہے كہ:

1 ـ اس ميں خاوند كے ليے دھوكہ يا جھوٹ نہ ہو، مثلا خاوند سے ايسى اشياء كا مطالبہ كرے جن كى انہيں ضرورت نہ ہو، اور پھر وہ اشياء نہ خريدے بلكہ اس كے پيسے جمع كر لے، يا پھر غير ضرورى اشياء كى خريدارى ميں مبالغہ سے كام لے اور پيسے ملنے كى صورت ميں ان اشياء ميں سے تھوڑى بہت خريد كر باقى پيسے جمع كر لے، اس ميں جھوٹ اور دھوكہ ہے يہ نہيں ہونا چاہيے.

2 ـ پيسے جمع كرنے ميں اولاد اور خاوند كو تنگى كا سامنا نہ كرنا پڑے، كيونكہ خاوند نے اسے يہ پيسے تو گھريلو ضروريات كى خريدارى كے ليے ديے ہيں.

3 ـ جمع كردہ رقم عموما گھريلو مصلحت كے ليے ہو نہ كہ ذاتى مصلحت كے ليے، يا پھر اس ليے جمع كرے كہ اس سے ايسى اشياء خريد سكے جو خاوند پسند نہيں كرتا، اگر اس ليے ہو تو پھر جمع كرنا صحيح نہيں ہوگا.

4 ـ خاوند نے اسے پيسے جمع كرنے سے منع نہ كر ركھا ہو، كيونكہ يہ مال خاوند كى ملكيت ہے، اور وہ اس مال كے تصرف ميں آزاد ہے.

اس ليے جب مندرجہ بالا شروط پائى جائيں تو بيوى نے جو كچھ جمع كر ركھا ہے اس ميں كوئى حرج نہيں، بلكہ يہ

حسن تدبیر میں شامل ہوگا.

رہا بیوی کی اپنی تنخواہ میں سے پیسے جمع کرنا تو اسے جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ تنخواہ تو بیوی کی اپنی ملکیت ہے خاوند کی نہیں، اس لیے وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتی ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (21684) اور (48952) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .